اسلامی معاشرہ

مُصنّفہ

رئیس المناظرین
حضرت مولانا محمد رضوان الرحمٰن صاحب
فاروقی سہسوانی مفتی مالوہ (اندور)

ملنے کے پتے

(۱) محمد احسان الرحمٰن فاروقی متصل جامع مسجد اندور سٹی

(۲) مکتبہ لطیفیہ - نزد جامعہ عربیہ - ناگپور نمبر ۲

قیمت ۷۵ پیسے

مطبوعہ ناظر پریس رامپور

اسلامی معاشرت

مصنفہ

رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد رضوان الرحمٰن صاحب
فاروقی سہسوانی ـــــ مفتیٔ مالوہ اندور

ملنے کے پتے

(۱) محمد احسان الرحمٰن فاروقی متصل جامع مسجد اندور سٹی

(۲) مکتبۂ لطیفیہ ـ نزد جامعۂ عربیہ ـ ناگپور ۲

ماہ اپریل سنہ ۱۹۷۰ء

قیمت ۷۵ پیسے

مطبوعہ ناظم پریس رامپور

کتبہ ماسٹر محمد اسحاق قریشی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیوی زندگی میں ماں باپ، آل اولاد، میاں بیوی، بہن بھائی، دوست احباب، پڑوس محلہ اور شہر کے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، ملنے جلنے اور مناسب تعلقات قائم رکھنے کو معاشرت کہتے ہیں

اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جو پاکیزہ تعلیم دی ہے اسی کو مختصر طور پر اس رسالہ میں بیان کر دیا ہے۔

خدائے قدوس کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مجھکو اور تمام سنّی مسلمانوں کو رسولِ پاک کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النّبی الامین صلوات اللہ وتسلیماتہٗ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

ابو جمیل محمد رضوان الرحمٰن الفاروقی السہسوانی
مفتیٔ مالوہ - اندور سٹی

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماں باپ کے حقوق

(۱) ادب و احترام

اولاد کا فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے اور بات چیت کرنے میں ان کا ادب ملحوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔

"تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تمہارے سامنے ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان سے ہوں بھی نہ کہو اور نہ کبھی ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ بڑے ادب سے بات چیت کرو۔ اور ان کے سامنے نہایت عاجزی اور انکساری سے رہو۔ اور ان کے لئے یوں دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پرورش کیا" (سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۳)

مسلمانوں کو چاہیئے کہ قرآن شریف پڑھیں اور غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ادب و احترام کا کیسا صاف صاف حکم دیا ہے

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعرانہ میں گوشت تقسیم فرمارہے تھے ۔ اسی اثناء میں ایک بڑی بی تشریف لائیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کے لئے اپنی چادر بچھادی ۔ میں نے صحابہ سے دریافت کیا کہ یہ بڑی بی کون ہیں ؟ تو انھوں نے بتایا

ھی امہ التی ارضعتہ — یہ رسول پاک کی وہ ماں ہیں جنھوں نے آپ کو دودھ پلایا تھا

(ابو داؤد)

(۲) فرماں برداری

اولاد کا فریضہ ہے کہ اپنے ماں باپ کی اطاعت اور فرماں برداری کرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا " یا رسول اللہ ! میری ایک بیوی ہے جس سے مجھے بہت محبت ہے ۔ لیکن میرے والد (فاروق اعظم) اسے میرے لئے پسند نہیں کرتے اور مجبور کرتے ہیں کہ طلاق دے دوں " ۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ " اے عبد اللہ ! تم اس کو طلاق دے دو "

(ترمذی ۔ ابو داؤد)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے ماں باپ کہتے ہیں کہ اس کو طلاق دے دو تو والدین کی فرماں برداری کا تقاضہ یہی ہے کہ ماں باپ کا کہنا

مانو اور اس کو طلاق دے دو۔

اس حدیث سے ماں باپ کی فرماں برداری کی اہمیت ظاہر ہے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا۔ "یا رسول اللہ! اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ھما جنتک وھما نارک وہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی (سنن ابن ماجہ)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنے والدین کی فرماں برداری کرے گا تو جنت میں جائے گا اور نافرمانی کرے گا تو جہنم میں سزا پائے گا۔

اولاد کو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ کی فرماں برداری کرے تاکہ ان کی دعاؤں سے دنیا میں پھلے پھولے اور آخرت میں جنت کی مستحق بنے

ماں کی نافرمانی حرام ہے

حدیث۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

ان اللہ حرم علیکم عقوق الامہات (بخاری) بیشک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر ماؤں کی نافرمانی حرام کی ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں کی نافرمانی حرام ہے۔ جو شخص اپنی

ماں کی نافرمانی کرتا ہے وہ حرام فعل کا مرتکب اور بدترین گناہگار ہے اور قیامت کے دن سخت سزا کا مستحق ہے۔

(۴) والدین کی نافرمانی بدترین گناہ ہے

حدیث:۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کیا میں تم لوگوں کو بڑے سے بڑے گناہوں سے آگاہ نہ کروں" صحابۂ کرام نے عرض کیا۔ "حضور ضرور آگاہ فرمائیں"۔ آپ نے فرمایا کہ "خدا کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا یہ دونوں بہت بڑے گناہ ہیں"۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ "جھوٹی گواہی دینا بھی بہت بڑا گناہ ہے" (ترمذی شریف)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے والدین کی نافرمانی کو شرک و کفر کے ساتھ ذکر فرما کر یہ بتایا ہے کہ والدین کی نافرمانی بدترین گناہ ہے

حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابۂ کرام بھی موجود تھے حضور نے فرمایا۔ "وہ ذلیل ہے۔ وہ ذلیل ہے۔ وہ ذلیل ہے"۔ صحابہ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! کون ذلیل ہے؟"۔ تو حضور نے فرمایا۔ "ذلیل وہ ہے جس نے ماں باپ کو بڑھاپے میں ... ان میں سے کسی ایک کو ...

اور ان کی خدمت کرکے جنت حاصل نہ کی (مسلم شریف)

(۵) نافرمان اولاد جنت سے محروم ہے

حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
'منان ماں باپ کا نافرمان اور شرابی یہ تین شخص جنت میں
داخل نہ ہوں گے۔ (نسائی)

نافرمان اولاد کی اس سے زیادہ بد نصیبی کیا ہوگی کہ مرنے کے بعد جنت اور جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گی۔ ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ اس حدیث کے مضمون پر غور کریں، اپنی بد نصیبی پر آنسو بہائیں اور اپنے ماں باپ کی فرماں برداری کریں۔

والدین کی نافرمانی کی سزا دنیا میں بھی ملے گی

حدیث:۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا (شرک و کفر
کے علاوہ) جس گناہ کو چاہے گا بخش دے گا مگر والدین کی نافرمانی
کو نہیں بخشے گا بلکہ موت سے پہلے دنیا میں بھی سزا دیگا (بیہقی)

رات دن کا مشاہدہ ہے کہ جو لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں بھی سزا دیتا ہے اور ان پر ذلت و خواری مسلط کر دیتا ہے

(۲) خدمت گذاری

اولاد کو لازم ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے اور ان کی خدمت گذاری کو اپنے حق میں سعادت سمجھے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول پاک کا فرمان ہے کہ والدین کی خدمت نفلی عبادت سے بہتر ہے

حدیث:۔ حضرت معاویہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں"۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا۔ "تمہاری والدہ زندہ ہیں یا نہیں؟" انھوں نے بتایا کہ "میری والدہ موجود ہیں"۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فالزمها فان الجنۃ عند رجلها (نسائی شریف)

پس تو ماں کی خدمت کر اسلئے کہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے

حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو حضور نے اس کو بلا کر دریافت کیا کہ "یمن میں تمہارے رشتہ دار ہیں یا نہیں؟" اس نے بتایا کہ "وہاں میرے والدین ہیں"۔ حضور نے دریافت

کیا کہ" انھوں نے تم کو یہاں آنے کی اجازت دی ہے یا نہیں؟"
اس نے کہا۔" اجازت تو نہیں دی"۔ حضور نے فرمایا۔" تم
واپس جاؤ اور ان کی خدمت کرو۔" (ابوداؤد)
ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت گذاری نفلی جہاد
اور ہجرت سے بہتر ہے۔

(۴) خوشنودی

اولاد کو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ کو خوش رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خدا کی خوشنودی والدین کی خوشنودی اور
رضامندی پر موقوف ہے۔

حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

رضا الرب فی رضا الوالد	خدا کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں
وسخط الرب فی سخط	ہے اور اس کی ناراضی باپ کی
الوالد (جامع ترمذی)	ناراضگی میں ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خوشنودی اور رضامندی سے
خدا خوش ہوتا ہے اور ان کی ناراضگی سے خدا ناراض ہو جاتا ہے۔ پس اولاد کا
فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے کی کوشش کرے تاکہ اللہ اور رسول کی

خوشنودی حاصل ہو سکے

حدیث:۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا ہے کہ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ باپ ہے۔ تجھے اختیار ہے کہ تو اس کی حفاظت کرے یا ضائع کردے (جامع ترمذی)

اس حدیث کا مطلب ظاہر ہے کہ ماں باپ کی خوشنودی جنت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

(۵) حسنِ سلوک

اولاد کا فریضہ ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور ان کے احسانات کو فراموش نہ کرے

والدین کے احسانات

ماں حمل کے زمانے سے بچہ کی پیدائش کے وقت تک کیسی کیسی مشقتیں جھیلتی اور تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ پھر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کو خونِ جگر پلا کر پالتی اور پرورش کرتی ہے۔ خود تکلیفیں اٹھاتی اور بچہ کو آرام پہنچاتی ہے اسی طرح باپ اولاد کو محبت سے کھلاتا پلاتا اور تمام ضروریاتِ زندگی

کی کفالت کرتا ہے۔ پسینہ بہا کر جو کچھ کماتا ہے اسے اولاد پر خرچ کرتا ہے
بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود بھوکا رہتا ہے لیکن اولاد کا پیٹ بھرتا
ہے۔ غرض یہ ہے کہ والدین بڑی بڑی مشقتیں جھیل کر اولاد کو پالتے اور
پرورش کرتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار ارشاد
فرمایا ہے کہ

وبالوالدین احسانًا — ماں باپ سے نیک سلوک کرو

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اولاد کے نیک سلوک کے سب سے
زیادہ حقدار ماں باپ ہی ہیں

حدیث :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت
کیا۔ "یا رسول اللہ! میرے نیک سلوک کا کون زیادہ حقدار
ہے؟" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تیری
والدہ"۔ اس نے پوچھا۔ "پھر کون؟" حضور نے فرمایا
"تیری والدہ"۔ اس نے کہا۔ "پھر کون؟" آپ نے فرمایا
"تیری والدہ"۔ جب اس نے چوتھی بار پوچھا تو حضور نے فرمایا

ثم اباک ثم ادناک — پھر اپنے باپ سے نیک سلوک کر
فادناک (بخاری) — پھر جو جتنا قریب ہو۔

حدیث :- حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں فرماتے

ہوئے سنا کہ " اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔ پھر دوبارہ سن لو کہ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔ اس کے بعد تم کو یہ حکم بھی دیتا ہے کہ تم باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (الادب المفرد)

چونکہ ماں کم و بیش نو مہینے تک بچے کو پیٹ میں رکھتی ہے۔ پھر پیدائش کے وقت وضع حمل کی تکلیف اٹھاتی ہے۔ پھر دو برس تک چھاتی سے لگا کر دودھ پلاتی ہے۔ اسلئے اولاد کے حسن سلوک کی باپ کی بہ نسبت ماں زیادہ مستحق ہے اسی بنا پر دونوں حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسنِ سلوک کے سلسلہ میں ماں کو پہلے ذکر فرمایا ہے

حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا "یا رسول اللہ! کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟"۔ حضور نے فرمایا "وقت پر نماز پڑھنا"۔ میں نے پوچھا "پھر کونسا عمل؟"۔ حضور نے فرمایا "اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا"۔ میں نے دریافت کیا "پھر کون سا عمل؟" تو حضور نے فرمایا۔ "راہِ خدا میں جہاد کرنا"۔ (بخاری)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا (نفلی) جہاد سے بہتر ہے۔

(۶) محبت

اولاد کو لازم ہے کہ ماں باپ کو اپنے لئے خدا کی نعمت سمجھے ان کی قدر کرے اور ان سے محبت کا برتاؤ کرے۔ رسول پاک کا ارشاد ہے کہ ماں باپ کو محبت بھری نظر سے دیکھنے میں حج مبرور کے ثواب کی برابر اجر و ثواب ملتا ہے

حدیث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مامن ولد بار ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ	جب کوئی نیک لڑکا اپنے والدین کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہر نظر کے بدلے میں حج مقبول کا ثواب لکھتا ہے۔

صحابۂ کرام نے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص روزانہ سو بار دیکھے تو کیا اس کو روزانہ سو حج کا ثواب ملے گا؟" حضور نے فرمایا "بیشک اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے۔ اس کو یہ بات کچھ مشکل نہیں (بیہقی)

(۷) والدین کی بد دعا

اولاد کو چاہیئے کہ ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے ان کا دل دکھے۔ اور ان کی زبان سے بد دعا نکلے اور اولاد کی بربادی کا باعث بنے۔ صحیح حدیث ہے کہ ماں باپ کی

بد دعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے۔

حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالدين على ولده (الادب المفرد، ترمذی)

تین دعائیں بلاشک و شبہ مقبول ہیں۔ مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا اور والدین کی بد دعا اپنی اولاد پر

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی بد دعا بلاشبہ قبول ہوتی ہے اولاد کو چاہیئے کہ ماں باپ کی بد دعا سے ڈرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے ان کے دل کو صدمہ پہنچے بلکہ ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرے اور ان سے نیک دعائیں حاصل کرے۔

عابد کا واقعہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک عابد تھا۔ نہایت متقی اور پرہیز گار تھا۔ ایک دن اس کی ماں بیٹے سے ملنے آئی اور عبادت خانے کے دروازے پر آواز دی۔ عابد نے ماں کی آواز سنی مگر دروازہ نہ کھولا اور عبادت میں مشغول رہا۔ ماں اس وقت واپس چلی گئی پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی آئی اور بیٹے کو پکارا۔ لیکن عابد نے دروازہ نہ کھولا وہ ممتا کی ماری مایوس واپس ہوئی اور اس کی زبان سے یہ بد دعا نکلی

اللھم لا تمتہ حتی ینظر الی وجوہ المومسات — اے اللہ! اس کو مرنے سے پہلے زانی عورتوں کی صورت دکھا دے

بد دعا کا اثر

اس زمانہ میں وہاں ایک حسینہ تھی۔ اس نے جریج کو گناہ میں ملوث کرنا چاہا اور ایک دن اسی ارادہ سے تنہائی کے وقت عبادت خانہ میں داخل ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ نے عابد کی حفاظت فرمائی۔ جب عابد نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی تو وہ اپنی ناکامی پر شرمندہ ہوکر عبادت خانہ سے باہر نکلی اور راستہ میں اس نے ایک چرواہے سے منہ کالا کیا اور حاملہ ہوگئی۔ جب بچہ پیدا ہوا اور اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے عابد کو بدنام کیا اور کہا کہ یہ جریج عابد کا بچہ ہے۔ جب وہاں لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو انھوں نے غصہ میں عابد کو مارا پیٹا اور عبادت خانہ کو مسمار کر دیا۔

عابد نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مجھے کیوں مارتے ہو؟ میں نے کیا جرم کیا ہے؟

لوگوں نے بتایا کہ فلاں عورت کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ بچہ تیرا ہے۔ یہ سن کر عابد نے کہا اس بچہ کو یہاں لاؤ اور خود نماز کی نیت باندھ کر کھڑا ہوگیا۔ جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک شیر خوار بچہ اسی حسینۂ بدکار کی گود میں سامنے موجود ہے۔ عابد نے اس شیر خوار بچہ کو مخاطب کرکے پوچھا۔ "اے بچے بتا تیرا باپ کون ہے؟" اللہ تعالیٰ نے اس شیر خوار بچے کو قوت گویائی عطا فرمائی اور اس نے کہا۔ "میری ماں نے تم پر یہ تہمت لگائی ہے

میرا باپ فلاں چرواہا ہے" شیر خوار بچے کی زبان سے یہ بات سن کر تمام لوگ تعجب میں رہ گئے۔ اور عابد کی کرامت سے متاثر ہو کر سب نے اپنی غلطی کی معافی مانگی اور یہ درخواست کی کہ اگر اجازت ہو تو ہم سب مل کر آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیں۔ عابد نے منع کیا اور کہا کہ میرا عبادت خانہ جیسا تھا ویسا ہی بنا دو۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ عابد مسکرایا۔ جب لوگوں نے اس سے مسکرانے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ جو کچھ ہوا میری ماں کی بد دعا کا نتیجہ تھا۔ ورنہ کچھ بھی نہ تھا۔ اولاد کو چاہیئے کہ ماں باپ کی بد دعا سے ڈرتی رہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے ان کے دل کو صدمہ پہنچے

(۸) والدین کیلئے دعا و استغفار

ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کی صورت یہ ہے کہ اولاد ان کے لئے دعا و استغفار اور ان کے دوستوں کے ساتھ نیک سلوک کرتی رہے

حدیث:۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم لوگ حضور کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے پوچھا "یا رسول اللہ! والدین کے انتقال کے بعد اب کوئی صورت ہے کہ میں ان سے نیک سلوک کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نعم الصلوٰۃ علیہما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما واکرام صدیقھما
ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کیلئے دعا و استغفار کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا (یہی ان سے نیک سلوک ہے)
(ابو داؤد - نسائی)

حدیث :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نافرمان لڑکا اپنے والدین کے انتقال کے بعد اپنی نافرمانیوں پہ نادم ہو کر ان کیلئے دعا و استغفار کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا نام بھی فرماں برداروں میں لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

اللہ تعالیٰ مسلمان بچوں اور نوجوانوں کو اپنے ماں باپ کی فرماں برداری اطاعت شعاری اور خدمت گذاری کی توفیق عطا فرمائے

اولاد کے حقوق

جس طرح اولاد پر فرض ہے کہ اپنے ماں باپ کے حقوق ادا کرے اسی طرح ماں باپ کو لازم ہے کہ وہ بھی اپنی اولاد کے حقوق ادا کرنے سے غافل نہ رہیں

اولاد سے محبت

والدین کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو پیار و محبت سے پرورش کریں۔ اسلام میں اولاد کی محبت پسندیدہ اور مرغوب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اپنی اولاد سے بیحد محبت تھی۔

اولاد سے رسول پاک کی محبت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس وقت اپنی پیاری بیٹی فاطمہ زہرا کو دیکھتے تھے تو آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہونے لگتے تھے

حدیث:۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا (بخاری و مسلم)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی انس و محبت کا اظہار فرمایا ہے جو ماں باپ کو اپنی اولاد سے ہونا چاہیئے

حدیث:۔ حضرت ابن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ تو انھوں نے بتایا کہ حضور کو سب سے زیادہ محبت فاطمہ زہرا سے تھی۔ (ترمذی شریف)

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے نواسوں سے بھی بے پناہ محبت تھی۔ بسا اوقات خود بھی اپنی زبانِ مبارک سے محبت کا اقرار فرماتے تھے

حدیث:۔ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں دعا کرتے سنا ہے کہ اے اللہ! میں حسن حسین سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر اور ان سے بھی محبت کر جو ان دونوں سے محبت کریں (ترمذی)

ایک مرتبہ ایک دیہاتی حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ کیا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں؟ ہم لوگ تو بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا

اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ (بخاری و مسلم) اگر خدا نے تیرے دل سے محبت سلب کر لی تو اسے میں کیا کروں

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پیارے بیٹے حضرت ابراہیم سے بھی بیحد محبت تھی۔ جس زمانہ میں حضرت ابراہیم ابو یوسف حداد کے یہاں ایام رضاعت گزار رہے تھے اس زمانے میں حضور خود ابو یوسف کے یہاں تشریف لے جاتے اور حضرت ابراہیم کو پیار و محبت سے گود میں لیتے اور انکی پیشانی چومتے تھے

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابو یوسف کے یہاں گیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول پاک نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کو بڑی محبت سے گود میں لیا اور پیشانی کو چوما (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے صاحبزادے سے بڑی محبت تھی اور آپ نے اپنے پاکیزہ عمل سے اسی انس و محبت کا اظہار فرمایا جو شفیق باپ کو اپنی اولاد سے ہونا چاہیئے۔

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم نزع کے عالم میں تھے اور آخری ہچکیاں لے رہے تھے۔ اس وقت رسول پاک کی آنکھوں سے اشک جاری

تھے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ پاک کی
یہ حالت دیکھ کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! آپ کا بھی یہ حال ہے
حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں"۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ محبت و رحمت کے آثار ہیں"۔ پھر
آپ نے آنسو بہاتے ہوئے فرمایا۔

ان العین تدمع والقلب	بلاشبہ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل
یحزن ولا نقول الا ما یرضی	غمگین ہے اور ہم وہی کہتے ہیں جس سے
ربنا وانا بفراقك یا ابراھیم	ہمارا رب راضی ہے اور ہم اے ابراہیم
لمحزونون (بخاری، مسلم)	تمہاری جدائی سے ضرور غمگین ہیں

ان حدیثوں سے ظاہر ہے کہ اسلام میں اولاد سے محبت کرنا پسندیدہ چیز ہے
مسلمانوں کو چاہیے کہ رسولِ پاک کی پاکیزہ سیرت سے محبت کا سبق حاصل کریں

لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح دینا منع ہے

بعض لوگ لڑکوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور لڑکیوں کو حقیر و ذلیل سمجھتے
ہیں بلکہ بعض نادان ان کی پیدائش پر ناک بھوں چڑھاتے اور ان کے وجود کو اپنے
اوپر بار خیال کرتے ہیں۔ یہ بات اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دینے سے منع فرمایا ہے
حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

من كانت له انثى فلم يئدها ولم يهنها ولم يؤثر ولده عليها ادخله الله الجنة (ابوداؤد)

جس کے لڑکی ہو پھر وہ اس لڑکی کو زندہ درگور نہ کرے، نہ اس کو ذلیل سمجھے اور نہ لڑکے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دینا منع ہے۔ بلکہ دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا چاہیئے یعنی لڑکوں کے برابر لڑکیوں سے محبت کرنا چاہئیے۔ ان کے برابر ہی ان کو کھانے پہننے کو دینا چاہئیے اور لڑکوں کے برابر ہی ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ صرف یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ لڑکوں کو وہ تعلیم دی جائے جو ان کے لئے مفید ہو اور لڑکیوں کو وہ تعلیم دی جائے جو ان کے حق میں نفع بخش ہو اور وہ مستقبل میں بہترین مائیں بن کر اولاد کو صحیح معنوں میں مسلمان بنا سکیں

لڑکیوں کی محبت پر جنت کی بشارت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیوں یا تین بہنوں کو پرورش کرے، شرعی آداب سکھائے اور ان سے پیار و محبت سے پیش آئے یہاں تک کہ وہ اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں ضرور داخل کرے گا کسی نے دریافت کیا "یا رسول اللہ! اگر کوئی دو لڑکیوں کو محبت سے پرورش کرے اس کے لئے کیا ثواب ہے؟" حضور نے فرمایا "اس کے لئے بھی جنت ہے" پھر اس نے پوچھا "یا رسول اللہ! اگر کوئی ایک لڑکی کو محبت سے پالے اور پرورش

کرے تو اس کے لئے کیا ہے؟" تو حضور نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ اس کو بھی جنت عطا فرمائے گا (شرح السنۃ)

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنَا وَھُوَ ھٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ (مسلم)

جس نے دو لڑکیوں کو پرورش کیا یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں تو میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب قریب ہوں گے پھر دونوں انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

حدیث:۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو ہمراہ لے کر میرے پاس آئی اور مجھ سے کچھ سوال کیا۔ اس وقت میرے پاس ایک کھجور تھی۔ وہ میں نے اٹھا کر اس کو دے دی۔ اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بچیوں کو دے دیا اور خود کچھ بھی نہ لیا۔ مجھے اس کی حالت پر بڑا ترس آیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ سنایا۔ حضور نے فرمایا۔ "جو لوگ اپنی بچیوں کو پیار و محبت سے پرورش کریں گے تو وہ بچیاں ان کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔ (بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں سے محبت کرنا اور ان کو پالنا پرورش کرنا بڑے ثواب کا کام اور رسول پاک سے قرب کا ذریعہ ہے

(۴) اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤ

اولاد کے حقوق میں سے ایک حق ماں باپ پر یہ بھی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو حلال کمائی سے کھلائیں۔ حرام کی کمائی سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں شرح شرعۃ الاسلام میں ہے۔

وَمِنْ حَقِّ الْوَلَدِ عَلَی الْوَالِدِ اَنْ لَّا یَرْزُقَہٗ اِلَّا حَلَالًا طَیِّبًا

اولاد کا حق باپ پر یہ بھی ہے کہ اس کو حلال روزی سے کھلائے۔

حدیث:۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن کے زمانے میں صدقات کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً امام حسن کے منہ سے اگلوا دی اور فرمایا "پیارے بیٹے! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارا خاندان صدقہ نہیں کھاتا (بخاری و مسلم)

مسئلہ:۔ صدقہ کا مال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت پر حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس عمل سے امت کو سبق دیا ہے کہ تم اپنی اولاد کو حلال غذا سے پرورش کرو اور حرام غذا سے خود بھی پرہیز کرو اور اپنے بچوں کو بھی بچاؤ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو جس کی نیکیاں پہاڑوں کے مانند ہوں گی میزان عدل کے پاس بلایا

جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تو نے اپنے اہل و عیال کو نفقہ کہاں سے دیا؟ پھر اس پر اس کی گرفت ہو گی اور اس کی ساری نیکیاں ضائع کر دی جائیں گی اور اعلان کیا جائے گا کہ یہ وہ بد نصیب انسان ہے جس کی ساری نیکیاں اس کے سارے اہل و عیال کھا گئے۔ اس کے بعد اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا یہ اس شخص کا حال ہو گا جو حرام کی روزی سے اپنے اہل و عیال کو پالتا تھا۔

مسلمانوں کا فرض ہے کہ حرام کمائی سے پرہیز کریں اور جائز طریقے سے حلال روزی حاصل کر کے اپنے اہل و عیال کی پرورش کریں۔

(۵) اولاد کی تعلیم و تربیت

والدین کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور اس بات کا شروع سے خیال رکھیں کہ دنیاوی تعلیم سے پہلے شرعی آداب سکھائیں اور مذہبی تعلیم دیں۔ اگر اس میں ذرا بھی کوتاہی برتی گئی اور اولاد مذہب اور مذہبی احکام سے دور ہو گئی تو اس جرم میں قیامت کے دن اولاد ہی ماخوذ نہ ہو گی بلکہ والدین بھی پکڑے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! اپنی جانوں کو
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا اور اپنے اہل و عیال کو
آگ سے بچاؤ (پارہ ۲۸ رکوع ۱۷)

اس آیت پاک کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

تم خود گناہوں سے بچو۔ خدا کی فرماں برداری کرو۔ اپنی اولاد کو بھلائی کا حکم دو۔ برائی سے منع کرو۔ شرعی آداب سکھاؤ اور مذہبی تعلیم دو (خازن ۔ معالم)

اس آیت اور تفسیر سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرنے کیلئے جس طرح خود خدا کی نافرمانی سے بچنا ضروری ہے اسی طرح اپنی اولاد کو بچانا بھی ضروری ہے اور اس کی صورت یہی ہے کہ ان کو مذہبی تعلیم دے کر ان کے دل و دماغ میں دین کی باتوں کو پیوست کر دیا جائے۔

مذہبی تعلیم کی اولیت

تجربات شاہد ہیں کہ بچپن کی باتیں دل پر نقش ہو جاتی ہیں اور تمام عمر اپنا اثر رکھتی ہیں۔ اسلئے اسلام نے ضروری قرار دیا ہے کہ بچوں کو سب سے پہلے مذہبی تعلیم دی جائے۔

صحیح حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْیُعَلِّمْہُ جب بچہ بولنا شروع کرے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ تو اس کو کلمۂ اسلام لا الٰہ الا اللہ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (حصن حصین) محمد رسول اللہ سکھائیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ کی زبان کھلنے کے بعد سب سے پہلے دین و مذہب کا پہلا سبق کلمۂ توحید و رسالت پڑھایا جائے

حدیث:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ بچہ کا اچھا نام رکھے اور دینی آداب سکھلائے (احکام القرآن)

حدیث:۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے یہاں بچہ پیدا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس کا بہترین نام رکھے اور اسکو دینی آداب سکھائے (بیہقی مشکوٰۃ)

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ بچوں کو تدریجاً دین اور دینی احکام کا سبق دیا جائے۔ یہاں تک کہ بچہ عقائد و فرائض اور دیگر ضروریات دین سے واقف ہو جائے۔

اولاد کو بہترین عطیہ

حدیث:۔ حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کو اچھی تعلیم دے (ترمذی)

دینی تعلیم پر اجر و ثواب

حدیث:۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کا اپنی اولاد کو ادب کی کوئی بات سکھانا ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے (ترمذی)

تمام محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حدیث میں آداب سے شرعی آداب

ہی مراد ہیں۔ والدین اپنی اولاد کو دنیاوی تعلیم دیں مگر پہلے بقدر ضرورت علم دین سکھا دیں تاکہ اسلامی عقائد و فرائض اور دین کے ضروری احکام سے واقف ہو جائیں اور دور حاضر میں کفر و الحاد کے خاموش حملوں سے پسپا نہ ہونے پائیں

اولاد کی شادی

اولاد کے حقوق میں سے ایک حق ماں باپ پر یہ بھی ہے کہ جب بچے اور بچیاں بالغ ہو جائیں تو جلد از جلد ان کی شادی کر دیں تاکہ اپنی عفت و عصمت کو محفوظ رکھ سکیں

حدیث:۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهُ وَ اَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ (بیہقی)	جس کے یہاں کوئی بچہ ہو اس کو چاہیئے کہ بچے کا اچھا نام رکھے اور آداب شرعی سکھائے پھر جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اگر بالغ ہونے پر شادی نہیں کی اور وہ کسی گناہ کا مرتکب ہوا تو اس کا وبال باپ پر ہوگا

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں اور بچیوں کے بالغ ہونے کے بعد شادی میں تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کو اپنی اولاد کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱) بیوی کے حقوق

جس طرح بیوی کو لازم ہے کہ شوہر کے حقوق ادا کرے اسی طرح شوہر پر فرض ہے کہ بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتے۔

بیوی کا نفقہ

شوہر کا فرض ہے کہ بیوی کا نفقہ ادا کرے یعنی کھانا کپڑا اور رہنے کیلئے مکان دے اور اس کو ان تمام ضروریات سے بے نیاز کر دے جو اس کیلئے ضروری ہیں اللہ کا فرمان ہے۔

لِیُنفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِہٖ (سورۂ طلاق)

وسعت والے کو چاہیئے کہ اپنی وسعت کے مطابق نفقہ دے

اگر شوہر کی آمدنی تنگی ہو اور زیادہ گنجائش نہ ہو تو اسکے بارے میں ارشاد ہے

وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ فَلْیُنفِقْ مِمَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ (سورۂ طلاق)

اور جس کی آمدنی تنگی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اللہ نے اس کو جو کچھ دیا ہے اسی میں سے نفقہ دے

اس آیاتِ پاک سے اللہ تعالی نے شوہروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی گنجائش کے مطابق اپنی بیویوں کو نفقہ ادا کریں۔

نفقہ بند کرنا گناہ ہے

حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے گنہگار ہونے کیلئے یہ بات کیا کم ہے کہ بیوی بچوں کا کھانا بند کر دے (مسلم شریف)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ بیوی کا نفقہ بند کرنا بدترین گناہ ہے شوہر کو چاہئیے کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور بیوی کا نفقہ دینے میں کوتاہی نہ کرے

(۲) بیوی کا دین مہر

شوہر پر بیوی کے حقوق ادا کرنے کی جو ذمہ داریاں عائد ہیں ان میں ایک بڑی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنی بیوی کا دین مہر ادا کرے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے

حدیث :۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کی شرطیں یعنی مہر ادا کرنے کا سب سے زیادہ خیال رکھو۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بیوی کا دین مہر شوہر کے ذمہ واجب ہے اور اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر اس کے ادا کرنے میں کوتاہی کی تو قیامت کے دن حقوق العباد کے سلسلہ میں سخت گرفت ہوگی اور سزا بھگتنی پڑے گی۔

شوہر کا فرض ہے کہ اپنی بیوی کا مہر ادا کرے اور آخرت کے مواخذہ سے ڈرے

(۳) بیوی کے جذبات کا پاس

شوہر کے فرائض میں یہ بات بھی ہے کہ اپنی بیوی کے جذبات اور داعیات کو فراموش نہ کرے

ایک دفعہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد خلافت میں رات کے وقت گشت لگا رہے تھے۔ اتفاقاً ایک مکان سے آپ نے ایک عورت کی آواز سنی جو نہایت دردناک اشعار پڑھ رہی تھی۔ آپ اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے پھر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں عرصۂ دراز سے باہر گیا ہوا ہے۔ حضرت فاروق اعظم کے دل پر اس کے جذبۂ محبت کا گہرا اثر پڑا اور تمام سپہ سالاروں کے نام یہ حکم جاری کر دیا کہ جو شخص شادی شدہ ہو وہ اپنی بیوی سے چار مہینہ سے زیادہ جدا نہ رہے

شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے جذبات کا پاس کرے اور زیادہ دنوں تک اپنی بیوی سے جدا نہ رہے۔ اگر پردیس میں زیادہ دنوں تک رہنا ہو تو بیوی کو اپنے ساتھ رکھے۔

(۴) ظلم اور زیادتی کی ممانعت

شوہر کا اپنی بیوی کو ستانا، گالیاں دینا اور اس پر ظلم و زیادتی کرنا بدترین گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر ظلم و زیادتی کرنے سے منع فرمایا ہے

قرآن شریف میں ہے

تم اپنی بیویوں کو تکلیف اور ضرر پہنچانے کی نیت سے نہ روک رکھو تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو شخص ایسا کرے گا وہ خود اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ (سورۂ طلاق)

اس آیت پاک سے معلوم ہوا کہ جو شوہر اپنی بیوی پر ظلم و تعدی کرے گا وہ خود بھی اپنی زندگی کے سکون و اطمینان کو برباد کر کے پریشانیوں میں مبتلا ہو جائے گا۔

حدیث:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے برا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کو ستائے (طبرانی شریف)

(۵) خوش خلقی

شوہر کا اخلاقی فریضہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے محبت کا برتاؤ کرے اور جہاں تک ہو سکے اپنی ذات سے خوش رکھنے کی کوشش کرے

حدیث:۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے (سنن ابن ماجہ)

حدیث:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں بہترین انسان وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے حق میں بہتر۔

ہو اور میں خود بھی اپنے اہل وعیال کے حق میں بہتر ہوں (ترمذی شریف)

ترمذی شریف کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مومن کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور اپنی بیوی کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کرے

شوہر کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش خلقی نرمی اور مہربانی سے پیش آئے اور اپنے پیارے نبی کے حکم پر عمل کرے

(۶) بیوی کی دل جوئی

شوہر کو چاہیئے کہ باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے کیلئے محبت کے طریقے اختیار کرے اور اس کی دل جوئی اور دل بستگی کے لئے کسی وقت بے تکلف ہو کر ہنسی مذاق کی باتوں سے اسے خوش کرنے کی کوشش کرے تاکہ دونوں ایک دوسرے سے اس طرح گھل مل جائیں کہ ایک روح دو قالب ہو جائیں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی دل جوئی کا بہت خیال رکھتے تھے۔

حدیث:۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر آجانے کے بعد بھی اپنی کم عمری کی وجہ سے گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری چند سہیلیاں تھیں وہ بھی میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضور گھر میں تشریف لاتے تو میری سہیلیاں شرم کی وجہ سے ادھر ادھر چھپ جاتی تھیں

لیکن حضور میری دل بستگی کی خاطر انھیں میرے پاس بھجوا دیتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتی رہتی تھیں (بخاری شریف)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس طریقۂ عمل سے یہ سبق ملتا ہے کہ شوہر کو اپنی بیوی کی دل جوئی اور دلبستگی کا خیال رکھنا چاہیئے

(۷) بیوی سے محبت

شوہر کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کو شریک زندگی سمجھ کر اس سے محبت کرے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت تھی۔ ان کے انتقال کے بعد بھی آپ ان کو یاد فرمایا کرتے تھے اور ان کی سہیلیوں کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے۔

اسی طرح ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ ان کی تکلیف کو آپ اپنی تکلیف خیال کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت ام سلمہ نے آپ سے شکایت کی کہ جس دن آپ عائشہ صدیقہ کے یہاں ہوتے ہیں اسی دن لوگ تحفے بھیجتے ہیں تو حضور نے فرمایا

لا تؤذینی فی عائشۃ — عائشہ کے بارے میں مجھے ایذا نہ دو

مسلمانوں کو چاہیئے کہ حضور کی سیرت سے سبق حاصل کریں اور اپنی بیویوں سے محبت کریں۔

شوہر کے حقوق

جس طرح شوہر کو لازم ہے کہ بیوی کے حقوق ادا کرے اسی طرح بیوی پر فرض ہے کہ شوہر کے حقوق ادا کرنے میں کسی قسم کی کمی نہ کرے

(۱) شوہر کا ادب واحترام

بیوی کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی خداداد عظمت کو ملحوظ رکھے اور اس کے ادب و احترام میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتے اور زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جو شوہر کی شان کے خلاف ہو۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اگر کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کی اجازت دی جاتی تو عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں

حدیث:۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا یہ کیفیت دیکھ کر صحابہ کرام نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! جب آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔" یہ بات سن کر آپ نے فرمایا کہ

لو کنت امر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا (مسند احمد) اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ خدا کے سوا کسی کے لیے سجدہ

کرنا جائز نہیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ شوہر کا درجہ اتنا بلند ہے کہ مخلوق میں کسی کیلئے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے بیوی کا فریضہ ہے کہ اپنے شوہر کی عظمت کا لحاظ رکھے اور اس کی تعظیم و تکریم میں کمی نہ کرے

(۲) شوہر کی محبت

بیوی کو لازم ہے کہ اپنے شوہر سے سچی محبت کرے۔ سچی محبت یہ ہے کہ شوہر کی ذات سے محبت ہو۔ مفلسی ہو یا دولت مندی تنگدستی ہو یا خوشحالی ہر حال میں شوہر کی محبت کا دم بھرے اور ہر کام میں اس کی محبت کو مقدم سمجھے

(۱) ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی بیوی تھیں۔ ان کی محبت کا یہ حال تھا کہ اگر کسی وقت حضور کو کسی قسم کی کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو وہ حضور کو پریشان دیکھ کر تڑپ اٹھتی تھیں اور بڑی محبت سے تسلی دیتی تھیں

(۲) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت کا یہ عالم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہر وقت اپنی جان نثار کرتی تھیں

(۳) حضرت عاتکہ کی شادی حضرت ابو بکر صدیق کے صاحبزادے حضرت عبداللہ سے ہوئی تھی۔ ان کو اپنے شوہر سے ایسی محبت تھی کہ جس وقت ان کے شوہر حضرت عبداللہ غزوۂ طائف میں شہید ہوئے تو وہ اپنے شوہر کی جدائی کے صدمے سے بے ہوش ہو گئیں۔

(۴) حضرت حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ایک جنگ میں شہید ہو گئے جب حمنہ کو اپنے شوہر کی شہادت کی خبر ملی تو محبوب شوہر کی جدائی کے غم میں چیخ اٹھیں۔

ہر عورت کو چاہیئے کہ ان مقدس عورتوں کی محبت کے واقعات کو غور سے پڑھے اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے شوہر سے محبت کرے

(۳) شوہر کی اطاعت

بیوی کے فرائض میں یہ بات بھی ہے کہ اللہ و رسول کے حکم کے مطابق اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور اس کی فرماں برداری کو اپنا فرض سمجھے

حدیث:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا بیوی پر اتنا اتنا بڑا حق ہے کہ وہ اگر حکم دے کہ پیلے پہاڑ سے پتھر کالے پہاڑ پر لے جا اور کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ پر لے جا تو عورت پر فرض ہوگا کہ شوہر کی فرماں برداری کرے (مسند امام احمد)

مطلب یہ ہے کہ شوہر اپنی عورت کو کسی ایسے کام کا حکم دے جو عبث اور بیکار ہو تب بھی عورت کا فرض ہے کہ شوہر کے حکم کی تعمیل کرے

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے گی، رمضان شریف کے روزے رکھے گی، اپنے نفس کو برے

کام سے بچائے گی اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے گی اس کو
قیامت کے دن اختیار دیا جائے گا کہ وہ جنت کے جس دروازے
سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے (مشکوٰۃ شریف)
ایک شخص نے حضور سے دریافت کیا کہ بہترین عورت کی پہچان کیا ہے؟
تو حضور نے ارشاد فرمایا

التی تطیعہ اذا امر — جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت اور فرماں برداری کرے (نسائی شریف)

بیوی کا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے
اور خوب یاد رکھے کہ اگر وہ اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے گی تو ایک
دن ایسا بھی آئے گا کہ شوہر خود ہی اس کا گرویدہ ہو جائے گا۔

(۴) شوہر کی خدمت

عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی خدمت سے دریغ نہ کرے اور زندگی
کے ہر قدم پر نہایت خندہ پیشانی سے شوہر کی خدمت کر کے اپنی وفاداری کا
عملی ثبوت دے
حضرت اسماء کی شادی حضرت زبیر سے ہوئی تھی۔ یہ بزرگ بڑے
سخت مزاج تھے لیکن حضرت اسماء نے اپنی پر خلوص خدمتوں سے اپنے سخت
مزاج شوہر کو اپنا ایسا گرویدہ بنا لیا کہ ہر معاملہ میں حضرت زبیر اپنی بیوی کی دلجوئی
کرنے لگے وہ خود اپنی بیوی کی خدمت گزاری کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں

میری تند مزاجی کو میری خدمت گذار بیوی نے بدل دیا - وہ
ہر وقت میری خوشنودی کا خیال رکھتی تھی جب میں باہر جاتا
تو وہ میرے جوتے صاف کر دیتی اور جب میں گھر میں آتا تو
تو وہ سب کام چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہو جاتی - رات کو جس
وقت بستر پر لیٹتا تو میرے پاؤں دباتی، سر پر تیل ڈالتی اور
میرے سرہانے پانی بھر کر رکھ دیتی - اگر میں ناراض ہو جاتا تو
نیچی نظریں کر کے خاموش کھڑی ہو جاتی -

عورت اگر یہ چاہتی ہے کہ اپنے شوہر کو اپنا گرویدہ بنائے تو اس کی خدمت
میں کوتاہی نہ کرے - اس کی پر خلوص خدمتوں کو دیکھ کر شوہر خود ہی اس کا
گرویدہ ہو جائے گا -

(۵) شوہر کی جنسی خواہش پوری کرنا

بیوی کا فرض ہے کہ جب شوہر اس کو اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کیلئے
بلائے تو عذر شرعی نہ ہونے کی حالت میں اس کی فرماں برداری کرے

حدیث :- حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی
حاجت پوری کرنے کے لئے بیوی کو بلائے تو بیوی اگرچہ
تنور پر روٹی پکا رہی ہو اس کو لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر
شوہر کے پاس حاضر ہو جائے (ترمذی شریف)

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر اپنی بیوی
کو جس وقت بستر پر بلائے اور وہ آنے سے منع کردے تو
اس عورت پر خدا کے فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں (بخاری و مسلم)

رشتہ داروں کے حقوق

ہر مسلمان پر اپنے ماں باپ اور اہل و عیال کے علاوہ دیگر رشتہ داروں
کے حقوق بھی ہیں اور ان کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس بارے میں مسلمانوں کو بڑی تاکید فرمائی ہے

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

من احب ان یبسط لہ فی	جو شخص یہ پسند کرے کہ اس
رزقہ وینسا لہ فی	کے رزق میں زیادتی اور عمر میں برکت
اثرہ فلیصل رحمہ	ہو تو اس کو اپنے رشتہ داروں کے
(بخاری و مسلم)	ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے سے
انسان کی عمر میں برکت اور دولت میں زیادتی ہوتی ہے

حدیث۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنا اپنا

نسب نامہ یاد کرو اور رشتہ داروں کو پہچانو تا کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اسلیئے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنا آپس کی محبت، مال و دولت کی زیادتی اور عمر میں برکت کا ذریعہ ہے

(بخاری و مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

حسنِ سلوک

حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو رشتہ دار تمہارے ساتھ نیک سلوک کرے تم اسی کے ساتھ نیک سلوک کرو بلکہ حسنِ سلوک یہ ہے کہ جو رشتہ دار تم سے رشتہ توڑے اور نیک سلوک نہ کرے تم اس سے رشتہ جوڑو اور اس کے ساتھ بھی نیک سلوک کرتے رہو۔

(بخاری)

ایک دفعہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے رشتہ داروں کی شکایت کی کہ میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان کے معاملہ میں بردباری اور انکساری سے کام لیتا ہوں اور وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا۔" اگر ایسا

رہنا ہے جیسا کہ تم نے بیان کیا ہے تو گویا تم ان کے منہ پر خاک ڈال رہے ہو جب تک تم اسی طرح رہو گے اس وقت تک ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ مدد رہے گی یعنی تم باعزت رہو گے اور وہ ذلیل ہوں گے تو تم حسن سلوک کا ثواب پاؤ گے اور وہ قطع رحمی کے جرم میں پکڑے جائیں گے۔ (مسلم شریف)

حدیث:۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داروں کے حقوق کو پامال کرنے والا جنت میں نہیں جائیگا (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی نہ کرنے والا رسول پاک کی نظر میں ایسا مجرم ہے کہ اپنے جرم کی سزا بھگتنے سے پہلے جنت اور جنت کی نعمتوں سے محروم رہے گا۔

حدیث:۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ "یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے دوزخ سے بچ جاؤں اور جنت کا حقدار بن جاؤں"۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا کہ "تم چار باتوں کی پابندی کرو (۱) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ (۲) نماز پابندی سے پڑھا کرو (۳) زکوٰۃ دیا کرو (۴) رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو (معالم التنزیل)

حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ میں پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے حضور کی زبان سے سب سے پہلے جو حدیث سنی وہ یہ ہے کہ "اے لوگو! تم آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرو، بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو (ترمذی شریف)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی اپنے رشتہ داروں سے محبت کرتے تھے اور ان کے حقوق کا لحاظ رکھتے تھے۔

حدیث :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو اپنے رشتہ داروں سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے رشتہ داروں سے تھی۔ (مسلم شریف)

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے نبی کی سیرت سے سبق حاصل کریں اپنے رشتہ داروں سے محبت کریں اور ان کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں

بہنوں کے حقوق

پرورش

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہنوں کی خدمت اور پرورش جنت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

حدیث: ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو بہنوں کو پرورش کیا یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں تو میں اس کو اپنے ساتھ جنت میں لے جاؤں گا (ابن حبّان)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہنوں کو پرورش کرنا اور ان کے اخراجات کا کفیل ہونا بڑے ثواب کا کام اور جنت میں جانے کا ذریعہ ہے

بہنوں کے ساتھ حسنِ سلوک

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی بار بار ہدایت فرمائی ہے

حدیث: ۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا۔ "یا رسول اللہ! میں کس کس سے حسن سلوک کروں؟" یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنی والدہ سے، اپنے والد سے، اپنی بہنوں سے اور اپنے بھائیوں سے نیک سلوک کیا کرو۔ اسلئے کہ یہ سب تمہارے حسنِ سلوک کے حق دار ہیں۔ (ابو داؤد)

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بھائی کی بہ نسبت بہن حسنِ سلوک کی زیادہ مستحق ہے۔ اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے حسنِ سلوک کے مستحقین میں بہن کو بھائی پر مقدم رکھا ہے۔

حدیث:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس مومن کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے نیک سلوک کرے تو وہ شخص ضرور جنت میں جائے گا۔" (الادب المفرد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا مسلمان کو جنت کا مستحق بناتا ہے

بہنوں سے محبت

بہنوں سے محبت کرنا رسولِ پاک کی سنت ہے۔ آپ کو اپنی بہنوں سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ معرکۂ حنین میں جنگی قیدیوں میں آپ کی دودھ شریک بہن شیما بھی گرفتار ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ مجھے گرفتار نہ کرو میں رسول اللہ کی بہن ہوں۔ جس وقت انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا تو آپ اپنی بہن کو دیکھ کر اٹھ بیٹھے اور ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور بہت دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے۔ پھر حضور نے ان کو بہت کچھ دے کر عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے پیارے نبی کی پاکیزہ سیرت سے سبق حاصل کر کے اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور انکے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ برتیں

بھائیوں کے حقوق

چھوٹے بھائی کو چاہیئے کہ بڑے بھائی کا ادب واحترام ملحوظ رکھے اور اس کو باپ کی طرح سمجھے اور بڑے بھائی کو چاہیئے کہ چھوٹے بھائی سے شفقت و محبت کا برتاؤ کرے اور اس کو اپنی اولاد کی طرح سمجھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چھوٹوں سے محبت و مہربانی کا برتاؤ نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم و توقیر نہ کرے وہ میری امت سے نہیں (ترمذی شریف)

حدیث:۔ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حق کبیر الاخوۃ علی صغیرھم بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہی ہے

حق والد علی ولدہٖ (بیہقی) جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر ہے

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح باپ کی تعظیم و تکریم ضروری ہے اسی طرح بڑے بھائی کا ادب و احترام بھی ضروری ہے۔

بھائی سے حسنِ سلوک

بھائیوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے

حدیث:۔ حضرت بکر بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ "یارسول اللہ!

میں کس کس سے حسنِ سلوک کروں؟"۔ فرمایا کہ۔" اپنی والدہ سے
اپنے والد سے" اپنی بہنوں سے اپنے بھائیوں سے ہمیشہ نیک
سلوک کرتے رہو۔ کیونکہ یہ سب تمہارے نیک سلوک کے مستحق ہیں (ابوداؤد)

خالہ کے حقوق

اسلام نے خالہ کو ماں کی منزلت میں بتایا ہے۔ اسلئے مسلمان کو چاہئیے
کہ اپنی خالہ کو ماں کی طرح سمجھے اور اس کی تعظیم و تکریم کرے
حدیث:۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
اَلْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ ۔ خالہ ماں کے ہم پلہ ہے
اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے

حسنِ سلوک

حدیث:۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر
ہو کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! میں ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہو گیا
ہوں۔ کیا توبہ کی کوئی صورت ہے؟" یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ "تیری والدہ ہیں یا نہیں؟"۔ اس نے عرض کیا
"یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا"۔ حضور نے فرمایا

"تمہاری کوئی خالہ ہے یا نہیں؟" اس نے عرض کیا۔ "حضور! خالہ موجود ہیں" حضور نے فرمایا۔ "جاؤ۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو۔" (ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خالہ اپنے بھانجوں کے حسنِ سلوک کی مستحق ہے۔

چچا کا حق

مسلمانوں کو چاہیئے کہ چچا کو باپ کی طرح سمجھیں اور ان کا ادب واحترام ملحوظ رکھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چچا باپ کی مانند ہے

حدیث:۔ حضرت ابن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ان کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھ کر دریافت کیا۔ "چچا جان! آج آپ کو غصہ کیوں ہے؟" حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! یہ قریش جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو نہایت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ان کی وہ خوش دلی باقی نہیں رہتی۔" یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا۔ "خدا کی قسم کسی کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک

وہ آپ سے اللہ و رسول کے لئے محبت نہ کرے" پھر فرمایا۔ اے لوگو!

من اذی عمی فقد اذانی — جس نے میرے چچا کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا

فانما عم الرجل صنو ابیہ — دی۔ ہر شخص کا چچا باپ کی مانند ہے

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چچا باپ کی مانند ہے۔ اس کا ادب و احترام ملحوظ رکھنا لازم اور حسنِ سلوک سے پیش آنا ضروری ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

انسان کا اپنے ماں باپ، اہل و عیال اور دیگر رشتہ داروں کے علاوہ پڑوسیوں سے بھی تعلق ہوتا ہے۔ اسلئے اسلام نے ان کے حقوق بھی مقرر کئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑوسی کے حقوق ادا کرنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے

حدیث (۱) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امین مجھے پڑوسی کے حق کے بارے میں برابر تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ کہیں پڑوسی کو پڑوسی کے ترکہ میں وارث نہ بنا دیں (بخاری و مسلم)

حدیث (۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا" صحابۂ کرام نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! کس کے متعلق فرما رہے

ہیں؟" تو حضور نے فرمایا۔ "وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا
پڑوسی محفوظ نہ رہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث (۳):۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو شخص اللہ اور رسول پر
ایمان لایا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے (بخاری و مسلم)
ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کمالِ ایمان اور مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے
پڑوسی کو ایذا نہ پہنچائے

حدیث (۴) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایثار و قربانی کی
فضیلت بیان فرمائی تو میں نے دریافت کیا۔ "یا رسول اللہ!
اگر کوئی شخص مفلس و غریب ہو تو وہ کیا ایثار کرے؟" حضور نے
فرمایا۔ "اے ابوذر! جب شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ
ڈال دیا کرو اور اس میں سے کچھ اپنے پڑوسیوں کو بھیج دیا کرو
(بخاری شریف)
اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ہر شخص کو اپنی اپنی حیثیت کے مطابق
ایثار کرنا چاہیئے۔

حدیث (۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "خدا کے نزدیک
بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔" (ترمذی شریف)

حدیث (۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "وہ مومن نہیں جو خود تو سیر ہو کر کھائے اور برابر میں اس کا پڑوسی بھوکا رہے"

(بیہقی)

حدیث (۷) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ "یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہوں تو ان میں میرے سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟"۔ تو آپ نے فرمایا۔ "جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے زیادہ قریب ہو وہی زیادہ مستحق ہے"۔

(ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ جو پڑوسی جتنا زیادہ قریب ہوگا اتنا ہی زیادہ مستحق ہوگا

حدیث (۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا "یارسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہو کہ میں بھلا ہوں یا برا؟" تو آپ نے فرمایا۔ "اگر تیرے پڑوسی تیری تعریف کرتے ہوں تو بھلا ہے اور اگر برا بتلاتے ہوں تو برا ہے"۔ (سنن ابن ماجہ)

حدیث (۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! فلاں عورت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نماز روزہ کی بڑی پابند ہے اور بہت

زیادہ خیرات کرتی ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔" آپ نے فرمایا۔ "وہ جہنم میں جائے گی" پھر اس شخص نے کہا۔" فلاں عورت نفلی نمازیں اور نفلی روزے کم ادا کرتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے ستاتی نہیں۔" آپ نے ارشاد فرمایا۔" وہ جنت میں جائیگی"

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ پڑوسیوں سے ہمدردی کرنا، اچھے سلوک کرنا اور ان کے دکھ درد میں کام آنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے اور ان کو تکلیف پہنچانا، ایذا دینا اور ستانا دوزخی ہونے کی علامت ہے۔

(۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت تھی کہ جس دن ان کے یہاں کوئی اچھا کھانا پکتا یا کہیں سے کوئی تحفہ آتا تو وہ اس میں سے کچھ اپنے پڑوسیوں کو ضرور بھیجتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہم پر ہمارے پڑوسیوں کا حق ہے

(۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دستور تھا کہ جب گھر میں آتے اور کھانا کھانے کے لئے بیٹھتے تو پہلے پڑوسیوں کا حال دریافت کر لیتے تھے۔ اگر معلوم ہوتا کہ پڑوس میں کوئی بھوکا ہے تو اسے بلاتے اور دستر خوان پر بٹھا کر اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔

(۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کے پڑوس میں ایک یمنی تاجر رہتا تھا۔ ایک مرتبہ

اس کا کاروبار بالکل تباہ ہوگیا اور خسارہ کی وجہ سے بہت زیادہ مقروض ہوگیا۔ ایک روز قرض خواہوں نے ایسا سخت تقاضہ کیا کہ یمنی تاجر پریشان ہوگیا۔ جب حضرت ابوایوب انصاری کو اپنے پڑوسی کا حال معلوم ہوا تو انھوں نے اس کا کل قرض اپنے پاس سے ادا کردیا اور فرمایا کہ "یہ ہمارا پڑوسی ہے۔ ہم پر اس کا حق ہے کہ اس کی مصیبت میں مدد کریں۔

(۴) حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ایک دن بکری ذبح کی گئی۔ جب حضرت عبداللہ گھر میں تشریف لائے تو بار بار دریافت کیا کہ تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت بھیجا یا نہیں؟ مطلب یہ تھا کہ پڑوسی کا حق فراموش نہ کرنا چاہیئے۔

مہمان کے حقوق

مہمان کی خاطر تواضع اور مدارات کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہاں جب کوئی مہمان آتا تو آپ اس کی خاطر تواضع فرماتے تھے۔ اور مسلمانوں کو تاکید فرماتے تھے کہ جب تمہارے یہاں کوئی مہمان آئے تو اس کی مہمانی کا حق ادا کرو۔

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہٗ جو شخص خدا پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو مہمان کی عزت کرنا چاہیے

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے

حدیث:۔ حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ مہمان کا جائزہ عزت کے ساتھ دے۔ صحابۂ کرام نے دریافت کیا "یا رسول اللہ! جائزہ کیا ہے؟" تو حضور نے فرمایا کہ "مہمان کے ساتھ بہترین سلوک ایک دن اور ایک رات اور مہمانی تین دن کی ہے۔ اس کے بعد جو ہے وہ مہمان پہ صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ میزبان اپنے مہمان کو رخصت کرنے کے وقت خود دروازہ تک پہنچائے (سنن ابن ماجہ)

مہمان کو ہدایت

مہمان کو کسی کے یہاں اتنا زیادہ قیام نہ کرنا چاہیئے کہ اس کا میزبان پریشان ہو جائے۔

حدیث:۔ حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مہمان کو یہ جائز نہیں کہ میزبان کے یہاں اتنے دن قیام کرے کہ اس کو مہمان کی وجہ سے تکلیف ہونے لگے (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے نبی کے ارشادات پر عمل کریں اور مہمانوں کی خاطر تواضع کر کے ان کا حق ادا کریں

یتیموں کے حقوق

یتیموں سے محبت کرنا، ان کو کھانا کھلانا، تعلیم دلانا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا بڑے ثواب کا کام اور خدا و رسول کی خوشنودی کا بہترین ذریعہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بارے میں مسلمانوں کو بار بار ہدایت فرمائی ہے

حدیث (۱) حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کی پرورش کرتا ہے خواہ وہ یتیم اپنا ہو یا غیر، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائیگا (بخاری شریف)

حدیث (۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ضرور داخل کرے گا (شرح السنۃ)

حدیث (۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کا سب سے بہتر گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ احسان کیا جائے اور سب سے برا وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جائے (ابن ماجہ)

حدیث (۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے یہاں کوئی یتیم ہو اور وہ اس کے ساتھ بھلائی اور اچھا سلوک کرے تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے پھر حضور نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر بتایا (مسند امام احمد)

حدیث (۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر بال

کے بدلے میں اس کو ایک نیکی عطا فرماتا ہے (ترمذی شریف)

ایک دفعہ ایک یتیم نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر ایک شخص پر کھجوروں کے ایک باغ کا دعویٰ دائر کیا اور کہا کہ یہ باغ میرا ہے لیکن وہ یتیم بچہ اپنے دعویٰ پر گواہ پیش نہ کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے حق میں باغ کا فیصلہ دے دیا۔ اس پر یتیم رونے لگا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس پر رحم آیا اور اس شخص سے کہا کہ تم یہ باغ اس یتیم کو دے دو۔ خدا تم کو اس باغ کے بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔ لیکن اس شخص نے باغ دینے سے انکار کر دیا۔ ایک صحابی نے کھڑے ہو کر اس شخص سے کہا کہ کیا تم اپنا باغ میرے فلاں باغ سے بدل لیتے ہو؟ وہ شخص راضی ہو گیا۔ ان صحابی نے اس شخص کو اپنا باغ دے کر وہ کھجوروں کا باغ اس یتیم کو دے دیا

بوڑھوں کا حق

جوانوں کو چاہیئے کہ اپنے بڑے بوڑھوں اور سن رسیدہ لوگوں کی ان کے بڑھاپے اور معمر ہونے کی وجہ سے عزت کریں۔ ان کے سامنے ادب و لحاظ سے رہیں اور جہاں تک ممکن ہو ان کو آرام پہنچانے کی کوشش کریں۔

حدیث:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

ما اکرم شاب شیخا من	جو نوجوان کسی بوڑھے کی اس کے بڑھاپے
اجل سنہ الا قیض اللہ	کی وجہ سے عزت کرے گا تو اللہ اسکے بڑھاپے
لہ عند سنہ من یکرمہ	میں دوسرے جوانوں کو اسکی عزت کیلئے مقرر
	کر دے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے

حدیث:۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھے مسلمانوں کی تعظیم و تکریم بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے۔ (بیہقی)

فتح مکہ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ضعیف و نابینا والد کو اپنے ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔" اے ابو بکر! تم نے ان بڑے صاحب کو کیوں تکلیف دی۔ میں خود ہی ان کے پاس چلا آتا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بڑوں کا ادب و احترام نہیں کرتا وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔

بیواؤں اور مسکینوں کے حقوق

بیواؤں اور مسکینوں کی خیر گیری، ان سے ہمدردی اور ان کی

مدد کرنا بھی بڑے ثواب کا کام ہے اور خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا

الساعی علی الارامل	بیواؤں اور مسکینوں کی مدد کے لئے
والمساکین کالساعی	کوشش کرنے والا راہِ خدا میں
فی سبیل اللہ	جہاد کرنے والے کی مانند ہے

راوی کا بیان ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وہ شخص اجر و ثواب میں اس شخص کے مانند ہے جو ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات میں نوافل پڑھتا ہو (بخاری و مسلم)

حدیث:۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیواؤں اور مسکینوں کا کام کر دینے میں ذرا بھی عار نہ تھا۔

پہلی حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نفلی جہاد کرنے ساری رات نوافل پڑھنے اور دن بھر نفلی روزے رکھنے کا جتنا ثواب ہے اسی کے برابر بیواؤں اور مسکینوں سے ہمدردی اور ان کی خدمت کرنے کا ثواب ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ بیواؤں، غریبوں اور محتاجوں کی خدمت، ان سے ہمدردی اور ان کی مدد

کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

عام مسلمانوں کے حقوق

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اخوتِ اسلامی کا رشتہ ملحوظ رکھے سب مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے

(۱) مسلمان کو چاہیے کہ کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے۔ اگر کوئی دوسرا ظلم کرے تو مسلمان بھائی کو بے مدد نہ چھوڑے بلکہ اس کی مدد کرے

حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ — ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ خود اس پر ظلم کرے اور نہ اسکو بے مدد چھوڑے

(۲) مسلمان کو چاہیے کہ اپنے حاجت مند بھائی کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ — جو مسلمان اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہیگا تو اللہ تعالیٰ اسکی حاجت پوری کریگا

(۳) مسلمان کو چاہئے کہ کسی مسلمان بھائی کو مصیبت میں دیکھے تو اس کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللّٰہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیامۃ	اور جو مسلمان کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو اس سے دور فرمائے گا

(۴) مسلمان کو چاہئے کہ دوسرے مسلمان کی پردہ پوشی کرے یعنی اس کے پوشیدہ عیبوں کو ظاہر نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

ومن ستر مسلماً ستره اللّٰہ یوم القیامۃ	اور جو مسلمان کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

(۵) مسلمان کو چاہئے کہ کسی مسلمان کے جان و مال اور عزت و آبرو کے درپے نہ ہو

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی جان، اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو لینا مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم شریف)

(۶) مسلمان کو چاہئے کہ کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچائے اور دھوکہ بھی نہ دے۔

حدیث:۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کو ضرر میں ڈالے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے (ترمذی)

(۷) مسلمان کو چاہئے کہ کسی مسلمان پر حسد نہ کرے' اس سے بغض و کینہ نہ رکھے اور اس کی غیبت بھی نہ کرے

حدیث:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نہ آپس میں ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے بغض و کینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو (بخاری و مسلم)

(۸) مسلمان کو چاہئے کہ کسی مسلمان سے تین دن رات سے زیادہ سلام و کلام ترک نہ کرے

حدیث:۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے تین دن رات سے زیادہ سلام و کلام ترک کرنا حلال نہیں (بخاری و مسلم)

ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو رنجش کی بنا پر

تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ جہنمی ہے

عامۃ الناس کے حقوق

حدیث:۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الراحمون یرحمھم الرحمٰن	مہربانی کرنیوالے جو ہیں ان پر رحمٰن مہربانی فرماتا ہے
ارحموا من فی الارض یرحمکم	تم زمین والوں پر مہربانی کرو اللہ تعالیٰ اور آسمان
من فی السماء (ترمذی)	کے فرشتے تم پر مہربانی کریں گے

اس حدیث کا مطلب ظاہر ہے کہ اگر تمہاری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر مہربانی کرے اور نظر رحمت فرمائے تو تم کو چاہیئے کہ ہر انسان پر خواہ وہ دوست ہو یا دشمن مسلم ہو یا کافر مہربانی کرو مثلاً بھوکوں کو کھانا کھلاؤ ننگوں کو کپڑا پہناؤ بیماروں کی خبر لو اندھوں کو راستہ بتاؤ۔ مصیبت زدوں کی مصیبت دور کرنے میں کوشش کرو۔ غرض یہ ہے کہ ہر انسان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ اور جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرو۔ یہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور یہی انسانیت کا تقاضہ ہے۔ جس انسان کے دل میں خدا کے بندوں پر مہربانی کرنے کا جذبہ نہیں وہ خدا کی رحمت سے محروم ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا

لا یرحم اللہ من لا یرحم	جو لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے ان پر
الناس (بخاری و مسلم)	اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں کرتا۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ خدا کے بندوں پر رحم اور مہربانی نہ کرنا رحمتِ خداوندی سے محرومی کی علامت ہے۔

مصنف

تاج الفقہاء فخر الاماثل سلطان المناظرین بحر العلوم حضرت علامہ مولانا

الحاج مفتی محمد رضوان الرحمن فاروقی علیہ الرحمۃ

مفتی مالوہ، اندور


مزار پاک حضور مفتی محمد رضوان الرحمٰن فاروقی علیہ الرحمہ
Talib e Du'aa:--- -Nabeer e Mufti e Malwa
ShAhiD RaZa SiddiQui Indore
9303204877